روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶ / ۴۱ | ہفتہ ۲۹ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۷ فتح ۱۳۷۰ہش، ۷ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۵

بے وجہ تائید کرنیوالا احترام کا مستحق نہیں

"جب بھی ایک شخص اس وجہ سے تائید کرے کہ گویا وہ آپ کا ساتھی ہے تو ایک ذہین آدمی کے لئے اس کو معلوم کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا احترام دل میں گرنا چاہیئے نہ کہ بڑھنا چاہیئے اور اس کی بروقت سرزنش کے نتیجہ میں اس کی اصلاح ہوسکتی ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اردو کیا بھیجنا ہوتا ہے وہ تو صاف ہوتا ہے۔ ہاں بعض نادان اتنا اکثر اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اردو میں پنجابی ملا دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ایک شخص نے میری طرف سے کسی ایسے ہی معترض کو جواب دیا کہ تم انصاف کرو کہ اگر وہ اردو میں پنجابی کے الفاظ ملا دیتے ہیں تو غضب کیا ہوا؟ ان کی ملکی اور مادری زبان ہے اس کا کیا حق نہیں؟ جب وہ انگریزی یا عربی اور دوسرے کی زبان کا لفظ اردو میں ملاتے ہیں تو تم اعتراض نہیں کرتے مگر جب کوئی پنجابی کا لفظ مل جاوے تو اعتراض کرتے ہو۔ شرم تو کرو۔ اگر تعصّب نہیں تو کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۱)

"اصل میں اللہ تعالیٰ نے طبائع مختلف پیدا کی ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی قوّت ہی ایسی مضبوط ہوتی ہے کہ اسے کسی نشان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسا نشان دیکھا تھا؟ یا کونسا خواب آیا؟ یا کوئی بشارت ہوئی تھی جس سے انہوں نے آپؐ کو پہچان لیا تھا اگر ان کا کوئی خواب یا بشارت وغیرہ ہوتی تو اس کا ذکر حدیث شریف میں ضرور ہوتا۔ وہ ایک سفر پر گئے ہوئے تھے راستہ میں واپسی پر انہوں نے ایک شخص سے پوچھا۔ اپنے شہر کی کوئی نئی بات سناؤ۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوّت سے آپ کو آگاہ کیا۔ فوراً بے چون وچرا مان لیا۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے حالات دیکھے ہوئے تھے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۳)

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے تو ساری مشکلات دور ہو جاتی ہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"پس حقیقی آرام اور آسائش حاصل کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لے۔ جب اس سے تعلق پیدا کر لے گا تو پھر سب کچھ اپنے آپ ہی اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گا۔ مجھے یہ قصہ ہمیشہ یاد آکر مزا دیا کرتا ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے پاس یہ شکایت لے کر گیا کہ میں نے شہر کے قاضی صاحب کے پاس روپے بطور امانت رکھے تھے لیکن اب مانگنے پر دیتے نہیں۔ میں نے انہیں معتبر سمجھ کر کوئی گواہ بھی نہیں رکھا تھا۔ بادشاہ نے سوچا کہ اگر میں قاضی صاحب کو یہاں بلوا کر پوچھوں گا تو وہ انکار کر دیں گے۔ اور ان کے روپے لینے کا کوئی ثبوت ہے نہیں۔ اس لئے مشکل ہوگا۔ قاضی صاحب سے کسی تدبیر سے روپے وصول کرنے چاہئیں۔ بادشاہ نے یہ تدبیر کی کہ اس شخص کو کہا کہ کل جب میرا جلوس بازار سے نکلے تو تم نے قاضی صاحب

باقی ص۷ پر

درخواست دعا

بنگلہ دیش سے اطلاع ملی ہے کہ محترم فرید احمد صاحب چٹاگانگ کی صاحبزادی بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم عبدالصمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کی شادی عزیزہ نورین صاحبہ بنت مکرم میجر (ریٹائرڈ) الطاف احمد صاحب شیخ آف ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ مورخہ ۷ نومبر کو بخیر وخوبی انجام پائی ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے یکم نومبر کو دارالذکر لاہور میں کیا تھا۔

عزیز عبدالصمد صاحب مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ضلع جھنگ وملتان کے پوتے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نواسے اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھتیجے ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

طالبات کیلئے وظیفہ کا امتحان

امتحان برائے وظیفہ نصرت جہاں بیگم اور امتحان برائے وظیفہ نواب مبارکہ بیگم ۸ دسمبر بروز اتوار دفتر لجنہ مرکزیہ پاکستان میں صبح نو بجے منعقد ہوگا طالبات ساڑھے آٹھ بجے دفتر لجنہ میں پہنچ جائیں۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ر فتح ۱۳۷۰ ہش — ۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء

ادب کی حدود

ایک تو الفاظ کے معنے ہیں اور ایک ان کا مفہوم۔ معنے تو آسانی سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ لیکن مفہوم میں بعض اوقات دِقت پیش آتی ہے۔ اور یہ دِقت اس لئے پیش آتی ہے کہ مفہوم کے ساتھ حالات اور واقعات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ حالات اور واقعات بدل جانے سے مفہوم کے بدل جانے کا امکان ہوتا ہے اور جب تک اس بات کو پیشِ نظر نہ رکھا جائے الفاظ کا صحیح استعمال ممکن نہیں رہتا۔

ادب کے معنے تو ہم سب جانتے ہیں۔ بڑوں سے بات کس طرح کرنی چاہیئے اور بات کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ باتیں ادب سے تعلق رکھتی ہیں لیکن حالات بدلنے سے ان میں تبدیلی آسکتی ہے مثلاً بڑوں کی بات کو ٹوکا نہ جائے یہ تو ادب ہے لیکن اگر بڑے کوئی ایسی بات کہہ دیں جو سراسر غلط ہو اور نقصان کا باعث ہو سکتی ہو تو ٹوکنے کا ادب بالائے طاق رکھنا پڑے گا اور صاف صاف کہہ دینا ہوگا کہ بات غلط بھی ہے اور مضرت رساں بھی۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہی بات سمجھانے کے لئے فرمایا کہ اگر کوئی امیر اختیارات کی حدود سے بڑھنے کی کوشش کرے تو ادب اپنی جگہ پر لیکن اسے بتا دینا ضروری ہے۔ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرنا ادب نہیں کہلا سکتا۔ حضور فرماتے ہیں: "امراء (کے بارے میں) بعض دفعہ اس وجہ سے کہ ان کو بہت احترام دیا جاتا ہے۔ بعض سادہ لوح لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر اگر نظام جماعت کی حدود سے بھی گزر رہا ہو اور ان اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لے رہا ہو جو اس کو دیئے نہیں گئے تو اس بارہ میں خاموشی اس کا ادب ہے۔ خاموشی اختیار کرنا ہی اطاعت کی رُوح ہے یہ بالکل غلط اور بے ہودہ بات ہے۔ عقل سے اور تقویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ ادب اپنی جگہ پر اور ہر چیز کو اس کی اپنی جگہ پر رکھنے کا اصول اپنی جگہ پر۔ اور اگر غور کیا جائے تو ادب بھی عدل ہی کا ایک زاویہ ہے۔ یعنی بڑوں کو بڑوں کی جگہ پر رکھنا۔ یہ بھی عدل ہے۔ لیکن بڑوں کی بات اور ان کے کام کو بھی عدل ہی کے ترازو میں تولا جائے گا۔ جو بات مضرت رساں ہوگی اس کی نشاندہی کرنا ادب کے خلاف نہیں بلکہ عدل کا ایک اور زاویہ ہوگا۔

ہمیں ہر معاملہ میں اس بات کا خیال رکھنا لازم ہے۔ ادب مقصود نہیں ہے۔ بلکہ عدل مقصود ہے۔ یعنی ہر چیز اور ہر بات کو اس کا اپنا جائز مقام دینا۔ ادب لازم ہے لیکن عدل ہی کو سامنے رکھتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کے مفہوم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دن تو سارے خدا کے ہیں لیکن
ایک دن وہ حساب بھی لے گا
چھوڑ دے گا نہ پوچھ کر کوئی بات
تجھ سے تیرا جواب بھی لے گا

——— ابوالاقبال

وراءِ اشک اسے عمر بھر پکارا تھا
وہی سکون تھا دل کا وہی سہارا تھا

گلِ مراد کھلا تھا ہزار سال کے بعد
چمن کا ورنہ روایات پر گزارہ تھا

تمام عمر کٹی اور فیصلہ نہ ہُوا
کہ جرمِ عشق کا اس کا تھا یا ہمارا تھا

مَیں اس کی بزم میں جاکر کبھی نہ لوٹ سکا
کوئی علاج تھا اس کا نہ کوئی چارہ تھا

شبِ وصال بھی فرقت کے فاصلے نہ گئے
کہ وصلِ یار بھی فرقت کا استعارہ تھا

یہ کس کا عکس اُتر آیا تھا رگِ جاں میں
کہ لاکھ پردوں میں چھُپ کر بھی آشکارا تھا

مَیں اپنی ذات سے آگے سفر پہ کیا جاتا
کہ اس جزیرے کے چاروں طرف کنارہ تھا

مَیں عہدِ عشق کا منصور تو نہ تھا لیکن
کسی نے سنگ کسی نے تو پھُول مارا تھا

مَیں اشک اشک ستارے تراشتا کیسے
پگھل گیا تھا وہ منظر جو سنگِ خارا تھا

تم آسماں سے بچھڑ کر اداس کیا ہوتے
زمین زہر بھی اَور زہر بھی گوارا تھا

شبِ فراق کو آباد کر گیا مضطرؔ
وہ اشک جو کبھی صورت کبھی ستارہ تھا

چوہدری محمد علی

لوگوں کے دکھ بانٹیں تاکہ آپ کو خدا کا لِقا نصیب ہو۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حقیقت یہ ہے کہ وسعت عمل خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے اور ان کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے اور جو شخص صفات الٰہیہ پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کا دائرہ عمل نہایت محدود ہوتا ہے۔ دائرہ عمل ہمیشہ اعلیٰ مطمح نظر سے وسیع ہوتا ہے۔ اور جب کوئی اعلیٰ مطمح نظر سامنے نہ ہو تو اعمال بھی محدود ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے مقابلہ میں فلاسفروں کے اخلاق بالکل ناہیچ ہوتے ہیں۔ اور پھر ان کے اندر جو تھوڑے سے بہت اخلاق پائے بھی جاتے ہیں ان کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا جائے تو ہمیں آپ کے اندر تمام اخلاق دکھائی دیں گے۔ آپ میں سچائی بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپ میں امانت بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپ میں سخاوت بھی شاندار طور پر نظر آئے گی۔ آپ میں رحم بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپ میں غریبوں کی پرورش کا مادہ بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپ میں انصاف بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپ میں توکل بھی شاندار طور پر نظر آئے گا اسی طرح تحمل، بردباری، دوسروں کے جذبات کا احترام، عورتوں سے حسن سلوک بنی نوع انسان کی خدمت، صبر، چشم پوشی تعاون باہمی، بہادری، ایفائے عہد، اور اور اسی قسم کے سینکڑوں اخلاق آپ کے اندر شاندار طور پر دکھائی دیں گے لیکن کوئی فلاسفر ایسا نہیں نکل سکتا جو تمام اخلاق فاضلہ کا جامع ہو۔ بلکہ کسی میں کوئی ایک خوبی ہو گی اور کسی میں دو۔ اور پھر ان کا دائرہ بھی محدود ہو گا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ جب تک کوئی اعلیٰ مطمح نظر نہ ہو اور جب تک کوئی ایسا کامل نمونہ سامنے نہ ہو جسکی نقل کی جا سکے اس وقت تک اعمال ایک محدود دائرہ میں ہی چکر کھاتے رہتے ہیں۔ اور اس میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ کلام الٰہی کا منکر خدا تعالیٰ سے اعراض کرنے کی وجہ سے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا۔ اسلئے قیامت کے دن بھی جب خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہو گا تو وہ ان کو پہچان نہیں سکے گا۔ اور اندھوں کی طرح کھڑا رہے گا۔ جسطرح وہ شخص جس نے کبھی خربوزہ نہیں دیکھا خربوزے کو دیکھکر بھی اسے پہچان نہیں سکتا۔ اسی طرح وہ شخص جس نے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کیا وہ صفات الٰہیہ کے ظہور کو بھی پہچان نہیں سکے گا۔ اور نابینا ہونے کی حالت میں اٹھے گا۔ اس پر وہ گھبرا کر کہے گا کہ میں تو بڑا بصیر تھا۔ مجھے آج اندھا کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعے بیسیوں نشانات اور معجزے ظاہر کئے تھے۔ مگر تم نے ان کی طرف کبھی توجہ نہ کی۔ اگر تم بینا ہوتے تو ہماری آیات کا انکار کیوں کرتے۔ پس چونکہ تم پہلے ہی اندھے تھے۔ اس لئے آج بھی اندھے ہی اٹھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُخروی نابینائی درحقیقت روحانی ہی ہو گی۔ کیونکہ فرماتا ہے جسطرح اب تم روحانی امور کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح تم دنیا میں روحانی امور کو نہ دیکھ سکے تھے۔ اگر روحانی نابینائی مراد نہ ہوتی تو کذٰلک کا لفظ استعمال نہ ہوتا۔ دوسری دفعہ کذٰلک اسلئے استعمال کیا کہ پہلے جہان میں بھی تیرے عمل کی وجہ سے ہم نے تجھے چھوڑ دیا تھا اور اب بھی چھوڑ دیا ہے۔ تجھے بینا ہم نے کبھی قرار نہیں دیا

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ضروری نہیں کہ اس آیت کا مفہوم آخرت پر ہی چسپاں کیا جائے بلکہ شدید جنگوں یا زلزلوں میں بھی یہ حالت پیش آتی رہتی ہے۔ جب ضلع کانگڑہ میں ۱۹۰۵ء کا زلزلہ آیا جس سے ۳۰ ہزار کے قریب آدمی مر گئے تھے اور جو زخمی ہوئے ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی اور گاؤں کے گاؤں اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا اور تمام پنجاب ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہل گیا تو اس وقت لوگوں کا بالکل یہی حال ہوا تھا اسی طرح ۱۹۳۵ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا اور مجروح اور زلزلہ سے بچے ہوئے لوگ سپیشل ٹرینوں کے ذریعے واپس آئے تو لوگ دیوانہ وار روتے ہوئے سٹیشنوں پر ادھر ادھر اپنے رشتہ داروں کی تلاش میں دوڑے پھرتے تھے اور جب انہیں اپنا کوئی رشتہ دار نظر نہ آتا تو ان کے نالہ و بکا سے ماتم برپا ہو جاتا۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے لکھا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ اس طرح سٹیشن پر پھر رہی تھی جس طرح ایک شرابی نشے میں مدہوش ہو کر لڑھکتا پھرتا ہو۔ وہ کبھی دائیں گرتی کبھی بائیں۔ اور روتے ہوئے کہتی کہ سارے ہی مر گئے کوئی بھی نہیں بچا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ جب مصیبت زدہ لوگوں سے پوچھا جاتا تو وہ جواب دینے کی بجائے چیخیں مار کر رو پڑتے۔ پھر کئی آدمی اس صدمے کی وجہ سے پاگل ہو گئے۔ ان دنوں اخبار میں چھپا تھا کہ کوئٹہ سے ملتان کو گاڑی آ رہی تھی کہ راستے میں دو عورتیں شدت غم کی وجہ سے پاگل ہو گئیں ایک اور شخص بھی دیوانہ ہو گیا۔ اور اس نے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دی۔ غرض یہ ایک ایسا دردناک نظارہ تھا کہ اس نظارے کو دیکھنے والے تو کیا پڑھنے والے بھی ششدر رہ جاتے تھے۔ اور ان کے دل کرب و اضطراب سے بھر جاتے تھے

اسی طرح ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو جب بہار میں ایک قیامت نما زلزلہ آیا جس کے متعلق لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند نے لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے چشم پُرآب ہو کر کہا تھا کہ یہ زلزلہ ایسا ہیبتناک ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (اخبار سول ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء) تو اس وقت بھی لوگوں کی یہی کیفیت ہوئی تھی۔ اخبار "حقیقت" لکھنؤ نے لکھا کہ انسان تو انسان حیوان بھی اس قہر خدا سے حواس باختہ ہو گئے تھے۔ اور درندے نہایت بدحواسی سے آدمیوں کے پاس بھاگتے ہوئے جا رہے تھے (حقیقت ۱۸ جنوری ۱۹۳۴ء)

امرت بازار پتریکا کے نامہ نگار نے لکھا کہ میں نے کئی آدمیوں کو کھڑکیوں سے چھلانگیں لگاتے دیکھا مگر ان کے نیچے آنے سے پہلے دیواریں گر جاتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانی سروں ہاتھوں اور بازوؤں کی بارش ہو رہی ہے۔

(پرتاپ لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء)

مونگھیر کی تباہی کے متعلق ایک شخص نے اپنا چشم دید ماجرا بیان کرتے ہوئے لکھا کہ "اس وقت زمین میں دائیں اور بائیں دو حرکتیں ہوئیں۔ بعد ازاں ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے زمین کو چرخی پر رکھ کر گھما دیا ہو۔ میرے ہوش و حواس زائل ہو گئے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد سنبھلا تو ایک عجیب منظر میرے سامنے تھا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی کھنڈر ہی کھنڈر دکھائی دیتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں مونگھیر میں نہیں۔ شہر کی حالت اتنی تبدیل ہو گئی تھی کہ میں اپنا گھر بھی نہ پہچان سکا۔

(انقلاب یکم فروری ۱۹۳۴ء)

اخبار ملاپ کے ایڈیٹر نے لکھا کہ باپ بچوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں بچے اپنے ماتا پتا کو تلاش کر رہے ہیں۔ گرے ہوئے مکانات میں جو بچے بچ رہے ہیں وہ ایک ایک اینٹ اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ ان کے ماتا پتا نیچے سے نظر آ سکیں اور انہیں پیار سے بہلا سکیں۔ لیکن بھونچال نے کس کو زندہ رہنے دیا ہے۔ جب مکان کھودتے کھودتے لاش نکلتی ہے تو پھر چیخ و پکار کا کیا ٹھکانا۔ پتھر سے پتھر دل بھی روتا ہے۔

(ملاپ ۲۵ جنوری ۱۹۳۴ء)

یہی حال جنگ میں بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جنگ میں ایک عورت کو دیکھا جو دیوانہ وار دوڑی پھرتی تھی اس کا بچہ کہیں گم ہو گیا تھا۔ وہ کبھی ایک بچے کو اٹھاتی کبھی دوسرے کو۔ اور پھر پاگلوں کی طرح اپنے بچہ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی۔ یہاں تک کہ اسے اپنا بچہ نظر آ گیا۔ اس نے لپک کر اسے گود میں اٹھا لیا۔ اس سے پیار کرنے لگی اور پھر آرام اور سکون سے بیٹھ کر اسے دودھ پلانے لگ گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھا تو فرمایا کہ تم نے جو اس عورت کی گھبراہٹ کا نظارہ دیکھا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ گھبراہٹ اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہگار بندے کے پانے کی ہوتی ہے (مسلم کتاب التوبہ)

یہ جو کہا گیا ہے کہ تو ان لوگوں کو شراب سے متوالے دیکھے گا حالانکہ وہ شراب سے متوالے نہیں ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح متوالے کی حرکات اس کے قبضے میں نہیں ہوتیں اسی طرح ڈر کی وجہ سے ان لوگوں کی حرکات بھی ان کے قبضہ میں نہیں ہوں گی۔ خطرناک جنگ میں بھی لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے چنانچہ اگر اس آیت کو جنگ پر ہی چسپاں کیا جائے تو میرے نزدیک اس کو فتح مکہ پر چسپاں کرنا چاہیئے۔ اس سورۃ کا نام بھی سورۃ الحج رکھا گیا ہے جس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ عظیم الشان جنگ کے نتیجے میں مسلمانوں کے لئے حج ممکن ہو جائے گا۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اکثر سورتوں کے نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھے ہیں اور اس سورۃ کے تیسرے رکوع

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

بھارت / امریکہ

جب امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ریجینالڈ بارتھولومیو ہندوستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر جگیندر ڈوبے سے گذشتہ روز ملے تو مسٹر ڈوبے نے انہیں بتایا کہ ہندوستان اپنے ہمسایوں سے اچھے تعلقات رکھنے کا خواہش مند ہے اور ان امور کی تفاصیل سے بھی مسٹر بارتھولومیو کو آگاہ کیا جو اس سلسلے میں زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ کیمیاوی ہتھیاروں کی پیداوار اور ان کو استعمال کرنے پر پابندیوں کے سلسلے میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ جنیوا میں ۱۹۹۲ء میں ہونیوالی کیمیکل و ویپنز کنونشن سے پہلے اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ اور اس طرح دنیا بھر میں پاکستان اور ہندوستان کو ایسے معاہدے پر دستخط کرنے کی اولیت حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح بعض دیگر معاملات کی تفصیل مسٹر بارتھولومیو کو بتائی گئیں۔

ہندوستانی حکومت کے ایک نمائندے نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک بارتھولومیو کے ہندوستانی دورے کا تعلق ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات پہلے سے زیادہ بہتر ہو رہے ہیں اور اس بات کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ ہندوستان جو اقدام کر رہا ہے وہ امریکہ کے لئے پسندیدہ ہیں انہوں نے مزید کہا کہ مختلف معاملات کے متعلق گفتگو ہوئی اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ گفتگو نہایت دوستانہ ماحول میں کی گئی۔ اگرچہ اس بات کا اعتراف کر لینے میں کوئی حرج نہیں کہ جن معاملات کے متعلق گفتگو ہوئی ان سب میں آپس میں اتفاق نہیں ہے۔

انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ بارتھولومیو نے ہندوستانی حکام کو اپنے چین کے دورے کے متعلق بتایا دراصل یہ دورہ یو۔ایس سیکرٹری آف سٹیٹ جان بیکر کا دورہ تھا۔ بارتھولومیو ان کے ہمراہ چین گئے تھے۔ اس کے ضمن میں ہندوستانی حکام نے بارتھولومیو کو بتایا کہ چین کے ان کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں۔ اور کس طرح ان تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایران / برطانیہ
(سفارت کاری)

ایران اور انگلستان کے سفارتی تعلقات فروری ۱۹۸۹ء میں منقطع ہو گئے تھے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ روح اللہ خمینی نے سلمان رشدی کے خلاف یہ فتویٰ جاری کر دیا تھا۔ کہ اسکی کتاب "شیطانی آیات" کے سلسلے میں اسے دنیا کا کوئی بھی مسلمان قتل کر دے۔ برطانیہ نے اپنے خیال میں آزادی ضمیر اور آزادی اظہار کو اہمیت دیتے ہوئے اس فتویٰ سے اس قدر احتجاج کیا کہ سفارتی تعلقات توڑ دئیے خلیج کی جنگ کے دوران یہ تعلقات بحال ہونے کا بہت امکان تھا لیکن بعض وجوہات کی بناء پر سفارت کا تعلق تو قائم نہ ہو سکا البتہ قنصلیٹ کھل گئے۔ اور اب جبکہ تیسرا برطانوی یرغمالی ٹیری ویٹ آزاد کر دیا گیا ہے برطانیہ نے سفارتی تعلقات قائم کر لینے کی حامی بھری ہے اور کہا جاتا ہے کہ عنقریب دونوں ملکوں کے سفیر اپنے اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک دوسرے کے ملک میں پہنچ جائیں گے۔ برطانوی حکومت کا اب یہ بھی کہنا ہے کہ سفارتی تعلقات اسلئے بھی قائم ہو جانے چاہئیں کہ وہ زیادہ دیر تک رشدی کی وجہ سے ان تعلقات میں رخنہ دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض اراکین نے رشدی کو اس بات کی تلقین کی ہے کہ وہ اپنا منہ بند رکھے۔ اور اپنے متعلق یا مسلمانوں کے متعلق کوئی بات کہنے سے گریز کرے۔ کیونکہ جتنا زیادہ وہ بولتا ہے اتنا ہی زیادہ مسلمانوں کے غم وغصے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگرچہ ایک دو دفعہ اسنے کہنے کی کوشش کی ہے کہ اب وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ اسکی کتاب ساری دنیا میں فروخت ہو رہی ہے۔ اسلئے اسکے اس دعوے کو درست نہیں سمجھا گیا۔ اور اور مسلمانوں کے غم و غصہ کے اظہار میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

جوہری توانائی کا پھیلاؤ

وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے صحافیوں کو بتایا ہے کہ اگر ہندوستان جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہو تو پاکستان بھی اسی وقت بخوشی اس معاہدے پر دستخط کر دے گا۔ نمائندے نے مزید کہا کہ ہندوستان کے سیکرٹری وزارت خارجہ نے جو وائس آف امریکہ کو بیان دیا ہے اس کا متن ہمیں ابھی تک فراہم نہیں ہوا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہندوستان واقعی اس بات کے لئے تیار ہے کہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے معاہدے پر دستخط کر دے تو اسے جان لینا چاہیئے کہ پاکستان بھی اس بات کے لئے صدق دل سے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی طور پر پاکستان نے کئی تجاویز پیش کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنوبی ایشیا کے علاقے کو جوہری توانائی سے پاک رکھا جائے اور آئی اے ای اے نے جو پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں ان پر صدق دل سے عمل کیا جائے۔

وزارت خارجہ کے نمائندے نے یہ بات اس وقت کہی جب ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی کہ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ بعض شرائط کی پابندی کے ساتھ ہندوستان معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے۔ صحافیوں کو بتایا گیا کہ ابھی تک ہمیں اس کا متن نہیں ملا افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے نمائندے نے کہا کہ اس بات کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ حال میں ہی سوویٹ یونین نے کابل کو اسلحہ فراہم کیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر معاہدوں کے باوجود سوویٹ یونین نے کابل کی حکومت کو اسلحہ فراہم کیا تو یہ بات نہایت تعجب انگیز ہوگی۔

جنگلوں کی ضرورت

ہمیں تو جنگل درختوں کے جھنڈ ہی نظر آتے ہیں۔ اور بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کے کچھ حصے صاف کر دئیے جائیں تو انہیں میدانوں کی صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت اس سے بہت دور ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر جنگلات صاف کر دئیے جائیں تو شرح اموات بڑھ جاتی ہے۔ طوفان آتے ہیں۔ تودے گرتے ہیں۔ آگیں لگتی ہیں۔ اور جتنی رقم جنگلات کی لکڑی سے حاصل کی جاتی ہے اس سے بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً اسی مہینے کے آغاز میں فلپائن میں جو طوفان آئے۔ اور جن سے سات ہزار افراد کی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان طوفانوں کو بھی جنگلات کے کاٹے جانے ہی کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔ جاکرتہ میں خاص طور پر اس بات کا احساس پایا جاتا ہے کہ جنگلات کو بے دردی سے نہیں کاٹ دینا چاہیئے۔ فلپائن کے ماحولیاتی سیکرٹری نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں معاشرے کو اس بات کی طرف متوجہ کرانا چاہیئے کہ غیر قانونی طور پر جنگلوں سے لکڑی حاصل کرنے کے طریق کو کسی نہ کسی طرح ختم کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ لکڑی عام طور پر چوری کی جاتی ہے۔ اور رشوت دیکر کاٹی جاتی ہے اور یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ لوگوں کو پوری طرح جنگلات کے متعلق معلومات فراہم نہیں کی جاتیں اور تحقیق کے لئے اتنی رقم نہیں دی جاتی کہ جنگلات پر تحقیق جاری رکھی جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ زہرہ ستارے کی تصویریں لینے پر زیادہ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اور انسانی ماحول۔

ایشیا میں ان کے خیال میں بیس بیس سال کے ٹھیکے دیے جاتے ہیں اور جو درخت کاٹے جاتے ہیں ان سے بہت کم دوبارہ اگائے جاتے ہیں۔

کمبوڈیا

کمبوڈیا میں امریکہ کی پشت پناہی میں جو انقلاب ۱۹۷۰ء میں لایا گیا تھا اس کے ذریعے پرنس سہانوک کو صدارت کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا تھا اور اس طرح کمبوڈیا تقسیم ہو گیا اور لمبے عرصے تک تقسیم رہنے کے بعد اب کمبوڈیا کے دونوں حصے پھر یکجا ہو گئے ہیں اور وزیر خارجہ ہورنا ہونگ HORNAN HONG نے کہا ہے کہ اب سارے کمبوڈیا کے صدر پرنس سہانوک ہونگے۔ بلکہ انہوں نے بیرونی ملکوں کے صحافیوں سے یہ بھی کہا کہ پرنس سہانوک اس وقت بھی ہمارے صدر تھے جب وہ حزب اختلاف کی رہنمائی کرتے ہوئے نوم پن حکومت کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

میں حج کا ذکر ہی آتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے جن کے ذریعے حج بیت اللہ قائم ہوا۔ پس یہ آیتیں ایک عظیم لڑائی پر دلالت کرتی ہیں جس کے بعد مسلمانوں کے لئے حج کا راستہ کھل جانا مقدر تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود احمد عاطف

منزلِ مراد

اطمینان ۔ سکون ۔ مسرت و شادمانی وہ منازل ہیں کہ جن کی جانب انسان حرکت کرتا ہے اور اپنی ساری زندگی ان کے حصول کے لئے گذار دیتا ہے ۔ انسان کی اس طلب و جستجو میں ہر طبقہ محو سفر ہے ۔ امیر غریب ۔ شاہ و گدا ۔ آقا و غلام ۔ حاکم و محکوم ہر ایک کو اس گوہرِ نایاب کا طلسم مسحور کئے رکھتا ہے یہ اور بات ہے کہ ان منازل کے حصول کے لئے وہ مختلف راستہ اختیار کرتا ہے اور جہاں تک ان منازل کی تعریف و تشریح کا تعلق ہے وہ بھی ہر انسان اپنے ذوق ۔ علم ۔ خیالات ۔ نظریات و اعتقادات کے مطابق کرتا ہے ۔ اگر ایک شخص کے نزدیک کوئی منزل ترقی شمار ہوتی ہے تو ممکن ہے دوسرے کے نزدیک اس سے زیادہ پستی کا تصور ہی ممکن نہ ہو ۔ کسی کو طلوعِ آفتاب کا منظر مسحور کئے رکھتا ہے تو کسی کو ٹمٹماتے ستارے اور ہر لمحہ دور ہوتی ہوئی کہکشائیں اپنے دل کے تار ہلاتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں ۔ کسی کو بہار کے موسم میں کھلے ہوئے پھول فرحت و شادمانی بخشتے ہیں تو کسی کو پت جھڑ کے موسم میں جھڑتے ہوئے پتوں کی آواز جلترنگ سے زیادہ کیف آور محسوس ہوتی ہے ۔

بقول شاعر

؎ ممکن ہے کہ تو جسکو سمجھتا ہے بہاراں
اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

ان منازل کے حصول کے لئے اگر ہم نظر دوڑائیں تو ہمیں دو قسم کے نظریات یا (SCHOOL OF THOUGHTS) ملتے ہیں ۔ ایک طبقۂ فکر کے مطابق خوشی اور سکون کا تعلق انسان کے گرد و پیش سے ہوتا ہے ۔ آسان لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک شخص کو کسی خوبصورت جگہ پر جہاں فطرت کا حسن اپنی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو لے جایا جائے تو وہ گل و بلبل کے نغموں میں محو ہو کر اس زندگی کی تمام تلخیوں اور گردشِ ایام کی سختیوں کو بھول جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ جب کہ دوسرے نظریے کے مطابق معاملہ بالکل برعکس ہے یعنی گرد و پیش کا ماحول انسان کے سکون اور اطمینان کے حصول میں کوئی خاص کردار ادا نہیں کرتا ۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ چند لمحوں کے لئے انسان واقعی اپنے آپ کو بہتر محسوس کرے لیکن اس کیفیت کی شدت اور حدت دونوں ہی بہت کم ہوتی ہیں اور جلد ہی انسان اس سراب سے نکل آتا ہے ۔ چنانچہ اس گروپ کے مطابق حقیقی سکون صرف اس صورت میں ملتا ہے جب انسان اندر سے یعنی بذاتِ خود ذہنی اور جسمانی لحاظ سے مطمئن ہو ۔ اور دلیل کے طور پر اس مشاہدے کو پیش کیا جاتا ہے کہ اگر ذہنی یا جسمانی پریشانی میں مبتلا شخص کے سامنے تمام خزانے رکھ دیئے جائیں یا اُسے کسی فطرت کی رعنائیوں سے بھرپور مقام پر بھی لے جایا جائے تو وہ تمام خزانے جن کی وہ عام حالات میں آرزو کرتا تھا اور وہ خوبصورت مقام جہاں وہ بسیرا کرنا چاہتا ہو اسے کسی صورت میں سکون سے ہمکنار نہیں کر سکتے ۔ اور ایسی صورت میں اسکی صرف ایک خواہش ہوگی کہ جلد از جلد اس کی ذہنی یا جسمانی پریشانی دور ہو ۔ بقول شاعر کہ

؎ مطمئن دل ہو تو ویرانوں کے سناٹے بھی گیت
دل اجڑ جائے تو شہروں میں بھی تنہائی بہت

دوسرا نظریہ حقیقت کے زیادہ قریب ہے ۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا مشاہدہ بھی یہی ہے ۔ لیکن اس میں خامی یہ ہے کہ یہ صرف ایک منزل کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن حصول منزل کے لئے کونسا راستہ اختیار کیا جائے اور کس راہِ عمل پر کیا کیا مشکلات درپیش ہونگی وغیرہ وغیرہ ان سب سوالات کے بارے میں خاموش ہے ۔ بس ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک خوبصورت تھیوری یا ایک حسین خواہش تو ضرور کہلا سکتی ہے لیکن کسی قابل عمل پروگرام کی طرف توجہ نہیں دلاتی ۔

ان دو طبقۂ فکر کے فکری جائزے کے بعد ہم رہنمائی کے لئے نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں صرف ایک ہی روشنی کا مینار نظر آتا ہے اور وہ ہے ہمارا دین جو کہ تمام ہدایتوں اور رہنمائیوں کا سرچشمہ ہے اور چونکہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے ۔ اس لئے ہم بلا خوف و خطر ہر قسم کی رہنمائی کے لئے اس کی طرف رجوع کر سکتے ہیں ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"خدا کا ذکر ہی دلوں کو اطمینان بخشتا ہے"

یعنی اس دنیائے فانی کی کسی "لذت" اور خوبصورتی میں وہ صلاحیت نہیں ہے کہ انسان کو حقیقی اور لافانی سکون سے آشنا کر سکے بلکہ یہ صرف اور صرف اس ذات کے ذکر سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جو اس تمام جہانِ رنگ و بو کا مالک ہے ۔

؎ یہ زمیں یہ فلک ان سے آگے تلک
جتنی دنیائیں ہیں سب میں تیری جھلک

مختصراً عرض ہے کہ یہاں ذکر سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہزار دانوں والی تسبیح لے کر اس پر ہر وقت اللہ ھُو ۔ اللہ ھُو کے الفاظ دہرائے جائیں جبکہ دل انواع و اقسام کے شیطانی خیالات و وساوس کی آماجگاہ بنا ہوا ہو بلکہ یہاں ذکر سے مراد یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام صفات کے ساتھ اس پر ایمان لائے اور اپنے تمام اعمال و افکار اور خیالات و نظریات میں وہ اُن صفات کو مشعلِ راہ بنائے اور شرک اور نفسانیت کی باریک شکلوں سے بھی کوسوں دور رہنے کی کوشش کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی ۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے ۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو ۔ اے محرومو ! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا ۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا ۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں"

منزل کا تعین ہونے کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس بہشت کو حاصل کرنے کا راستہ کون سا ہے ۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں ۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں تم مردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں ۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالےٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ خدا تعالےٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے ۔ خدا تعالےٰ کی تلاش میں اور اس کی مرضی ڈھونڈنے میں فنا ہو جاوے تا خدا پھر اسے زندہ کرے ۔ اور شربتِ وصال پلاوے ۔ اور اگر انسان جلدی کرے گا اور خدا تعالےٰ کی چنداں پرواہ نہ کرے گا یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا تو پھر یاد رکھو کہ خدا بھی غنی عن العالمین ہے"

پھر فرماتے ہیں کہ

"انگریزی اور مغربی قومیں دنیا کی تلاش اور خواہش میں لگی ہوئی ہیں ۔ ابتداء میں ایک موہوم اور خیالی امید پر کام شروع کرتے ہیں ۔ سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں ہزاروں لاکھوں روپے برباد ہوتے ہیں آخر ایک بات پا ہی لیتے ہیں ۔ پھر کس قدر افسوس اور تعجب ہے ان پر جو کہتے ہیں خدا نہیں مل سکتا ۔ کس نے مجاہدہ اور سعی کی اور پھر خدا کو نہیں پایا ؟ خدا تو ملتا ہے اور بہت جلد ملتا ہے لیکن اس کے پانے والے کہاں ؟ ؟ ؟"

یعنی جس طرح ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کے حصول کے لئے بھی انسان کو کوشش کرنا پڑتی ہے ۔ اسی طرح خدا کے قرب کے حصول کے لئے بھی قربانی کرنا پڑتی ہے عیش و آرام کو خیرباد کہنا پڑتا ہے ۔ اپنے نفس سے جہاد کرنا پڑتا ہے ۔ اور دنیا کی چمک دمک سے رخ پھیرنا پڑتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

لیکن وہ لوگ ۔ جو اس منزل کے حصول کی لذت سے آشنا ہی نہیں ہیں وہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ آخر ایک انسان کیوں اپنی زندگی کے عیش و آرام چھوڑ کر (بظاہر) آلام و مصائب کو دعوت دے رہا ہے ۔ اسی وجہ سے بعض اوقات اسے عجیب و غریب القابات سے بھی نوازا جاتا ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس شخص کو جو لذات حاصل ہو رہی ہیں انکا ان دنیاوی پیمانوں سے مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا ۔

؎ کچھ لوگ وہ ہیں جو ڈھونڈتے ہیں آرام کو ٹھنڈے سایوں میں
پر ملتی ہے تسکینِ دل جلنے میں ترے پروانے کو !!!

اور

؎ عرفاں کے رازوں سے جاہل تسلیم کی راہوں سے غافل
جو آپ بھٹکتے پھرتے ہیں آئے ہیں مرے سمجھانے کو
(کلام محمود)

آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی اس "حقیقی منزل" کو پا لیتے ہیں یہ منزل انہیں زندگی کی تلخیوں میں جرأت ، حوصلہ ، ثابت قدمی اور سکون سے نوازتی ہے ۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ

"دنیا میں مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں ۔ ہر ایک دشتِ پر خار ہے ۔ اس میں سے گذرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے ۔ گزرنا تو سبھی کو پڑتا ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزرنا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آ سکتا یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی شے سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں ۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنا پڑتی ہے ۔ بیوی اور بچے ہوں تو کوئی بچہ مر جاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے لیکن اگر خدا سے سچا تعلق ہو تو ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے ۔ جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سالانہ "النصرت" 1991ء

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا سالانہ النصرت 1991ء بعض خاصے اہم مضامین اپنے دامن میں لئے منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اگرچہ یوں لگتا ہے کہ اسے آج سے کافی عرصہ پہلے شائع ہو جانا چاہیئے تھا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر شائع نہ کیا جا سکا جس کا اعتراف مدیر اعلیٰ مسز بھٹی صاحبہ نے یوں کیا ہے "کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ یقیناً آپ کو النصرت کا شدت سے انتظار رہا۔ دیر ہوئی اور بہت ہوئی۔ اب سبب کیا کیا بتائیں سبب کی تفصیل کی بجائے اس کے چھپنے کے لئے جو کاوشیں محترمہ امتہ المجید ناصر صاحبہ نے کی ہیں وہ بصد لائق تحسین ہیں یعنی جتنے چراغ ہیں تیری محفل سے آئے ہیں یہ حقیقت ہے۔ ورنہ النصرت کی اشاعت سے آپ لوگ تقریباً مایوس ہو چکے تھے۔ پرنسپل صاحبہ کی بروقت کوششوں نے مایوسی کو امید میں بدل ڈالا۔ مواد میں طالبات کی نگارشات ہیں۔ میرے محترم رفقاء کے علمی اور تحقیقی مضامین ہیں۔ مسز ناصر کی سرپرستی اور رہنمائی میں ہم اس قابل ہوئے کہ اس فریضے کو نبھا سکیں۔ آپ سب سے توقع رکھتے ہیں کہ اپنے مفید مشوروں سے نوازیں گے"

سب سے پہلے محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ کا کانووکیشن ایڈریس ہے۔ جو ہم اس سے قبل الفضل کے صفحات میں شائع کر چکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ایڈریس کو جتنی دفعہ پڑھا جائے نیا لطف آتا ہے اور نئے زاویے بھی کھلتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے قارئین سے گذارش کریں گے کہ وہ اس کانووکیشن ایڈریس کو ضرور پڑھیں اور اس پر غور کریں۔

اس کے علاوہ بعض تاریخی شخصیات کو اجاگر کیا گیا ہے جن میں ابن حیان الاندلسی، صاحب تفسیر بحر المحیط ہیں اور یہ کوشش ہے محترمہ مس ثوبیہ حق لیکچرار عربی کی اسی طرح انہوں نے ایک اور مضمون عمرانیات پر بھی لکھا ہے۔ جس کے بعد ابن خلدون، محترمہ مسز صادقہ شمس لیکچرار شعبہ سیاسیات کا مرہون منت ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے مضامین اس پرچے کی جان ہیں۔ اقبال اور برگساں بھی ایک اچھا تجزیاتی مضمون ہے جو مس تبسم صاحبہ نے لکھا ہے۔ آپ شعبہ فلاسفی کی لیکچرار ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ پاکستان کے نظریے کو اگر علامہ اقبال کی طرف منسوب کیا جائے تو انہی کی تحریرات میں سے اس کے استحکام کے متعلق بھی بعض زاویے کھلتے نظر آئیں گے۔ چنانچہ ایک مضمون "اقبال اور استحکام پاکستان" ہے۔ اور یہ وہ مقالہ ہے جو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فیصل آباد کے زیر اہتمام منعقدہ مقابلہ مضمون نویسی میں سوم رہا۔ ویسے یہاں اسے کسی قدر ترمیم کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ لیکن کاوش دل پسند ہے اور مفید۔ جہاں تک سیاحت کا تعلق ہے۔ آج کی دنیا میں اسے جو اہمیت حاصل ہوئی ہے وہ شاید ہو تو بہت عرصے سے لیکن اب اس میں اتنی وسعت آگئی ہے کہ انفرادی سیر و سیاحت کی بجائے اب اجتماعی سیر و سیاحت کہلانے کی مستحق ہو گئی ہے۔ "ہنزہ اور گلگت میری نظر میں" رخشندہ تحسین کا مضمون ہے۔ اور یہ ان کے تاثرات مطالعاتی دورہ کے دوران قلم بند کئے گئے تھے۔

طالبات کے بہت سے مضامین ہیں۔ "انسان شناس" ثروت لئیق کا۔ "خواتین کا مقام سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں" فریدہ سلام سال سوم۔ مضمون خاصا تفصیلی ہے اور پڑھنے کے لائق، اس کی تحتی سرخیاں: اسلام سے قبل عورت کا مقام۔ ظہور اسلام کے بعد خواتین کا مقام۔ خواتین کا ایک ماں کی حیثیت سے مقام۔ بیٹی کی حیثیت سے خواتین کا مقام۔ بیوی کی حیثیت سے عورت کا مقام۔ بہن کی حیثیت سے خواتین کا مقام۔ دیگر خواتین کا مقام۔ خلع طلاق کا حق۔ مہر۔ پردہ کی اہمیت۔ معاشی طور پر عورتوں کا مقام۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے مضمون خاصا تفصیلی ہے۔ اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اس سے آگے "کچھ حقیقت کچھ فسانہ" جس میں افسانوی رنگ کی چیزیں شامل کی گئی ہیں۔

جہاں تک نظم کے حصے کا تعلق ہے اس میں سابق طالبات کی نظمیں بھی شامل ہیں اور موجودہ طالبات کی بھی۔ معیار اس لحاظ سے خاصا اونچا ہے کہ مشق کی یہ پہلی منزل ہے اس سے آگے خدا کے فضل سے اگر یہ طالبات نظم کہتی رہیں تو یقیناً خاصی اچھی نظمیں پیش کر سکیں گی۔ اگرچہ جامعات کے رسالوں میں اتنی باقاعدگی تو نہیں ہو سکتی جتنی کمرشل رسالوں میں ہوتی ہے۔ لیکن بہر حال رسالوں کے لئے باقاعدگی سے زیادہ اچھی کوئی چیز نہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ بھی اپنی اساتذہ اور طالبات کو باقاعدگی کے ساتھ اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیتی رہیں گی۔ ہم اس پرچے کی ترتیب اور تدوین میں حصہ لینے والی تمام خواتین کو دلی مبارک باد دیتے ہیں۔

(ن۔ س)

آپ کا خط ملا

مکرم نصرت احمد صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:۔

آپ کا اخبار الفضل بہت معیاری ہے الفضل کے ذریعے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ عالمگیر اخبار بن جاتی ہے۔ آئندہ نسلیں الفضل کے ذریعے ہی سے اس زمانہ کے حالات اور حضور کے اہم ارشادات سے آگاہی حاصل کر سکیں گی۔ میں الفضل کا مستقل خریدار ہوں اور میرے پاس الفضل کی پوری تاریخ ہے۔ میں الفضل ہر سال کے بعد جلد کروا لیتا ہوں اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک خزانہ تیار کر رہا ہوں۔ اخبار میں کاغذی ہے پیرہن کے نام سے جو سلسلہ شروع ہوا ہے بہت ہی قابل تعریف ہے، سب سے بڑھ کر یاد رفتگاں کے عنوان سے جو مضامین شائع ہو رہے ہیں ان سے گزرے ہوئے لوگوں کی حالات زندگی سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے اور انسان اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں یاد رفتگاں میں اپنی پیاری والدہ صاحبہ کے بارے میں مضمون بھیج رہا ہوں امید ہے باری آنے پر شائع کر دیں گے۔

میں ایف ایس سی کا طالب علم ہوں اور امسال میں نے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب سے میری اور تمام احمدی بھائیوں کی شاندار کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے تاکہ ہم احمدیت کا نام روشن کر سکیں۔

میری پیاری امی جان کا انتقال (5) پانچ جولائی 1991ء کو ہوا۔ میری امی جان ہر لحاظ سے صحت مند تھیں۔ گھر کا سارا کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک دن اچانک کمر کے دائیں جانب درد ہوا۔ پھر ڈاکٹر سے دوائی لی اور وقتی طور پر آرام آتا رہا لیکن سات آٹھ دن کے بعد درد شدت سے ہونے لگا۔ پھر مکمل چیک اپ کے بعد معلوم ہوا کہ پتہ میں پتھریاں ہیں۔ اپریشن کروا کر پتہ نکال دیا گیا۔ اپریشن کے بعد یرقان بھی ہو گیا اور گردے بھی فیل ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے تحقیق کے بعد بتایا کہ پتہ بالکل ٹھیک تھا پتہ نہیں نکالنا چاہیئے تھا بلکہ اصل خرابی جگر میں تھی جو کہ بعد میں جگر کا کینسر ہو گیا تھا۔ اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا تھا۔ آپ اپنے حلقہ (منصور آباد) کی اس وقت سے صدر لجنہ کی خدمات انجام دے رہی تھیں۔ جب سے یہ حلقہ بنا۔ یعنی آپ 1962ء میں اس علاقہ میں رہائش پذیر ہوئیں اور اس وقت سے آخری دم تک صدر کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ آپ اس حلقہ کی پہلی احمدی ممبر بھی تھیں۔ وقف عارضی میں بھی شامل ہوتی رہتی تھیں۔ آپ اپنے حلقہ کی احمدی عورتوں کو رمضان المبارک میں درس بھی دیتی تھیں۔ آپ رمضان المبارک کے تمام روزے رکھتی تھیں اور قرآن شریف بھی ختم کرتی تھیں۔ پانچ وقتہ نماز کی عادی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اکثر اوقات تہجد کی نماز بھی ادا کرتی رہتی تھیں۔ آپ بچپن ہی سے تہجد کی نماز کی عادی تھیں آپ کہا کرتی تھیں کہ جوانی میں میں نے بہت عبادتیں کی ہیں اور انسان کی آخرت میں جوانی کی عبادتیں ہی زیادہ کام آتی ہیں آپ کی نیکوکاری کی وجہ سے حلقہ کی احمدی عورتیں آپ کی بہت تعریفیں اور عزت کرتی تھیں۔ مہمانوں کا بہت خیال کرتی تھیں اور ہر ممکن مہمانوں کی خاطر تواضع کرتی تھیں عزیز و اقارب کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ ہمیشہ سچ اور صاف بات کرنے والی تھیں۔ آپ نے تقریباً باون سال زندگی پائی۔ ہم سب سے بڑے پیار سے پیش آتی تھیں۔ میرے ابو امی میں کبھی آپس میں لڑائی نہ ہوتی تھی۔ ہمارا گھر جنت کی طرح ایک مثالی گھر تھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے میری امی جان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ کر ہر آن ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اس میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں
(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۳۴ میں انعام اللہ قمر ولد مشتاق احمد قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/ہ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۶۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ انعام اللہ قمر ۲۵/ہ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۵ میں ذکاء اللہ چیمہ ولد نور احمد صاحب قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی رقبہ چار کنال مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۸۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ذکاء اللہ چیمہ بہشتی مقبرہ ربوہ ۳/۲ دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرم خالد ۱۱/۲ دارالصدر شمالی وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار عبدالمنان وصیت نمبر ۵۳۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۶ میں مریم صدیقہ زوجہ مکرم محمد امین طاہر مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۶۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۸-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۳۳ گرام مالیتی ۹۹۰۰/- روپے (۳) فریج مالیتی ۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مریم صدیقہ زوجہ محمد امین طاہر مربی سلسلہ کوارٹر نمبر ۶۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد امین طاہر مربی سلسلہ وصیت ۲۵۱۸۵ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۷ میں ثمینہ الماس زوجہ صفدر نذیر جاوید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گو لیکی ہاؤس حال کوارٹر نمبر ۵۴ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۹۵ گرام مالیتی ۲۷۰۷۵/- روپے۔ (۲) حق مہر وصول شدہ ۶۰۰۰/- روپے۔ (۳) پلاٹ (نمبر ۸۶ محمود آباد کالونی) برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۵۶۰۰۰/- روپے۔ (۴) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ (نمبر ۶۶-۶۵ ۵/۴۴) مالیتی ۶۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ثمینہ الماس کوارٹر نمبر ۵۴ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صفدر نذیر جاوید وصیت نمبر ۲۲۹۲۵ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۳۸ میں ملک انس احمد ولد ملک منور احمد صاحب جاوید قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۹۰ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک انس احمد کوارٹر نمبر ۹۰ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ والد موصی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کے مکان کے قریب بیٹھ جانا۔ میں وہاں آکر تم سے باتیں کروں گا۔ اور تم نے گھبرانا نہیں۔ دوسرے دن جب بادشاہ کا جلوس نکلا تو قاضی صاحب کے مکان کے قریب جاکر بادشاہ نے اس سے کچھ باتیں کیں اور پھر چلا گیا۔ بادشاہ کے جانے کے بعد قاضی صاحب اسے کہنے لگے۔ بھئی تم نے کل کچھ امانت کا ذکر کیا تھا۔ کچھ نشان بتاؤ تاکہ میں اس کی نسبت سوچ کر بتا سکوں۔ اس نے وہی نشان جو پہلے دن بتائے تھے۔ بتا دیئے۔ قاضی نے روپیہ نکال کر اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ پہلے تم نے کیوں نہ مجھے یہ باتیں بتائیں تاکہ میں اسی وقت تمہیں روپیہ دے دیتا تو اس طرح اس کا روپیہ وصول ہوا کہ وہ بادشاہ کا دوست تصور کیا گیا۔ اب رعایا کی مجال نہیں تھی کہ اس کی مخالفت کرتی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے دوستی پیدا کر لے تو پھر خدا کی مخلوق کی طاقت نہیں کہ اس کو دکھ دے سکے۔

پس اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جب بادشاہ سے تعلق ہو جاتے تو پھر رعایا کی مجال نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ خدا تعالیٰ سے بڑا بادشاہ کون ہوگا اور بادشاہوں کی اس کے سامنے ہستی ہی کیا ہے وہ ایک سیکنڈ میں ان کی جان نکال لے تو وہ کچھ بھی نہ کر سکیں۔ ان کے پاس بڑے بڑے لائق اور قابل ڈاکٹر بیٹھے کے بیٹھے ہی رہ جاتے ہیں کہ موت کا فرشتہ اپنا کام کر جاتا ہے۔ ان بادشاہوں کے پاس جو کچھ ہے خدا تعالیٰ ہی کی عطا اور بخشش ہے۔ جب ان کے دوستوں اور تعلق رکھنے والوں کو کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔ تو خالق سے تعلق رکھنے والوں کو مخلوق کے دکھ دینے کی کیا مجال ہے۔ جب خالق مہربان ہو جائے تو مخلوق خود بخود گردن جھکا دیتی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

نہیں ہوتی جو ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس وہ لوگ اللہ کی منشا کو سمجھ کر اس کی رضا کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں وہ بے شک آرام پاتے ہیں۔ ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی کو تلخ کر دیتی ہیں"۔

بقول شاعر کہ

تری گلی میں صدا لگا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو
انا کا ہر اک نشاں مٹا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو
وہ اور ہوں گے کہ سوزِ دل کی تپش سے ہوتے ہیں جو پریشاں
یہاں تو ہر چیز کو جلا کر سکون ملتا ہے میرے دل کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ بھٹو خواتین کی گرفتاری کا آخری فیصلہ صدر اسحاق کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی اپنے اس دعوے پر قائم ہیں کہ سندھ میں گذشتہ ہفتے صرف ۳۱۸ افراد گرفتار کئے گئے ہیں اور ان سب کا تعلق دہشت گرد تنظیم الذوالفقار سے ہے یہ اقدام الذوالفقار کے خلاف تھا پیپلز پارٹی کے خلاف نہیں تھا۔

○ سندھ کے مشہور سیاسی لیڈر اور پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے رکن مخدوم محمد امین فہیم نے بدھ کے روز بزرگ سیاستدان مخدوم طالب المولیٰ سے مذاکرات کے بعد اعلان کیا ہے کہ موجودہ حکومت کے خلاف پیپلز پارٹی کی تحریک میں مخدوم خاندان ہراول دستہ کا کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم جمہوری طاقت ہے اور جام صادق علی سے ذاتی تعلقات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مخدوم خاندان سندھ یا مرکزی حکومت میں شامل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ الذوالفقار کا کوئی وجود نہیں موجودہ گرفتاریاں مسئلے کا حل نہیں ہیں۔

○ سیاسی امور کے وزیر مملکت مسٹر عبداللہ غازی نے اپوزیشن پی ڈی اے کو مذاکرات کی دعوت دی ہے اور قومی پالیسیوں پر اتفاق رائے کو ملکی بقاء کا مسئلہ قرار دیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ فوج آئین کے مطابق داخلی سلامتی سے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گی۔

○ دوبئی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ صدر نے اپنے اور اپوزیشن کے درمیان فاصلے بڑھا لئے ہیں جام صادق نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے جس کے باعث محترمہ بے نظیر بھٹو کو ہڑتال کی اپیل کرنا پڑی ہے۔

○ گوجرانوالہ میں ریلوے لائن کے قریب بم کا دھماکہ ہونے سے تین افراد شدید زخمی ہو گئے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے عوامی تحریک کے لئے ایکشن کمیٹی قائم کر دی ہے۔

○ ڈاکوؤں نے وہاڑی کے صنعت کار کو زخمی کر کے ۱۵ لاکھ روپے چھین لئے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ صدر، وزیر اعظم چوہدری شجاعت اور جام صادق کے خلاف الزامات کے بارے میں ہمارے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی سیاست ملک دشمنی پر مبنی ہے عوام توڑ پھوڑ اور انتشار کی سیاست کو مسترد کر چکے ہیں۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے حملے سے ۱۰ افراد ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔ حملے میں راکٹوں کا استعمال کیا گیا۔ جوابی فائرنگ سے ایک ڈاکو بھی ہلاک ہو گیا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے گذشتہ روز اسلام آباد میں وزیر اعظم سے طویل ملاقات کی انہوں نے پیپلز پارٹی اور الذوالفقار کی ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کے دستاویزی ثبوت دکھائے۔

○ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر زہریلی گیس کے اخراج سے لوگ سونگھنے کی حس سے محروم ہو گئے۔

○ سندھ میں گرفتاریاں پیر پگاڑا اور جتوئی سے این او سی لینے کے بعد کی گئی ہیں۔

○ برکی روڈ پر جھگیوں میں آتشزدگی سے ماں بیٹی اور دو کمسن بچے ہلاک ہو گئے باپ اور ایک بیٹی کی حالت نازک ہے۔

○ پنجاب حکومت نے بھی تمام ریفل سکیموں پر پابندی لگانے کا اصولی طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ یوم احتجاج منائے گی اور احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔

○ بھارت نے تخریب کاری کے الزامات میں تین پاکستانی لانچیں پکڑی ہیں۔ ۵۰ ملاحوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پختون خواہ پارٹی پختونوں کو بلوچوں کے خلاف مورچہ زن کر رہی ہے۔

○ گورنمنٹ کالج میانوالی کے طلباء نے سات گھنٹے کے لئے ریلوے لائن بلاک کر دی۔

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ اب ہمارا ساتھ دینے والے فائدے میں رہیں گے کیونکہ اب فنکشنل مسلم لیگ کی سیاست ہوگی۔ نقلی و وقتی مسلم لیگی میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

○ سپریم کورٹ کی اپیل کورٹ نے ڈکیتی اور قتل کے ملزم بری کر دیئے ہیں اور ایس پی گجرات، ایس ڈی پی او اور متعلقہ ایس ایچ او کے خلاف فوری کارروائی کا حکم دے دیا ہے۔ عدالت نے قرار دیا ہے کہ ایس پی اور ایس ڈی پی او یا تو نااہل ہیں یا مقدمات کی نوعیت سے غافل ہیں۔ ان ملزمان کو خصوصی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔

○ سندھ کے غیر محفوظ دیہات میں دیہاتیوں میں رائفلوں کی تقسیم شروع کر دی گئی ہے۔ یہ بات سندھ کے آئی جی نے بتائی۔

○ امریکہ نے پاکستان کو واضح کر دیا ہے کہ ۱۹۹۵ء تک اسے کوئی امداد نہیں ملے گی۔ امریکی امدادی اداروں کے ۹۰ فیصد ملازمین کو بتدریج فارغ کرنے کا منصوبہ طے کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ یورپی ملکوں کی دفاعی تنظیم نیٹو نے روس کی حال ہی میں آزادی کا اعلان کرنے والی جمہوریہ یوکرائن سے کہا ہے کہ وہ جوہری اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرے اور اسلحہ پر کنٹرول کی ان تمام ذمہ داریوں کو پورا کرے جن کا سوویت یونین نے وعدہ کر رکھا ہے۔

○ شام کے صدر کے انتخاب کے ریفرنڈم میں ۶، لاکھ ۲۸، ہزار رائے دہندگان میں سے ۳،۹۶ افراد نے صدر کے خلاف ووٹ دیئے صدر حافظ الاسد چوتھی بار سات سال کے لئے ملک کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

○ ہنگری نے یوکرائن کو آزاد ملک کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے۔

○ اسلامی ممالک کی سربراہ کانفرنس پیر سے سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں شروع ہو رہی ہے۔ اس کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں پاکستان کی نمائندگی امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر صدیق کانجو کریں گے۔ وزیر اعظم اس کانفرنس میں پاکستانی وفد کی نمائندگی کریں گے۔ پہلی بار کشمیر کا مسئلہ ایجنڈے پر رکھا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں روس کی ۸ مسلم ریاستیں پہلی بار شامل ہو رہی ہیں۔

تبدیلی نام

میں نے اپنی بیٹی فریحہ کنول بنت مکرم کرامت اللہ صاحب (وفات یافتہ) کا نام بدل کر مدیحہ کنول رکھ دیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے مدیحہ کنول پکارا اور لکھا جائے۔

(نصرت بیگم بیوہ مکرم کرامت اللہ صاحب مکان ۱ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

پتہ

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مقبول پیپر مارٹ
۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۳۲۳۸۰-۲۳۳۶۹۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰ ۸۵۸۹۱۱ ۸۵۸۴۴۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف سنکوہی C/۱۰۹، ماڈل ٹاؤن لاہور

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/ اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۲۱